www.KitaboSunnat.com

پروفیسر محمد یحییٰ

تذکرۃ المشاہیر

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ ـــــ مُجدّدِ دین وملّت

امام ابن تیمیہؒ تصنیف و تالیف کے "سلسلۃ الذہب" کی ایسی درخشندہ و تاباں کڑی ہیں جن کی ضیا پاشیاں اُفق عالم کو ہمیشہ منور رکھیں گی اور جن کے علم و ادراک کی فراوانیوں اور فضل و کمال کی وسعتوں سے کشور ذہن مصروف استفادہ اور اقلیم قلب مشغولِ استفاضہ رہیں گے۔ ان کے جد امجد شیخ مجدالدین کو حنابلہ کے ائمہ و اکابر میں گردانا جاتا ہے اور اہل علم کے ایک بہت بڑے حلقے نے ان کو مجتہد مطلق کے پرشکوہ لقب سے ملقب کیا ہے۔ امام ذہبیؒ جو فن رجال کے مستند امام ہیں، کتاب سیر اعلام النبلاء میں ان کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

انتھت الیه الامامة فی الفقه

کہ مسائل فقہ کے حل و کشود میں وہ مرتبہ امامت پر فائز تھے۔

امام تقی الدین ابن تیمیہؒ کی ولادت ایسے جلیل الرتبت خاندان میں ہوئی اور ایسے ماحول میں شعور کی آنکھیں کھولیں جہاں فضیلت و عرفان کا ہمہ گیر شامیانہ تنا ہوا تھا اور جہاں مجدوذکاوت کی خوشگوار گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں۔

ابن تیمیہؒ نے ان ہی پاکیزہ فضاؤں میں پرورش و پرداخت کی منزلیں طے کیں اور پھر اسی گلستانِ فضیلت کی شمیم آرائیوں میں عہد طفولیت سے نکل کر دور شباب میں قدم رکھا۔ اب وہ جادۂ علم کے پُرعزم راہی تھے اور ان کی عزیمت و عظمت نے ان کو جامع الحیثیات شخصیت کے قالب میں ڈھال دیا تھا۔ وہ بیک وقت عالم بھی تھے اور معلم بھی، محقق بھی تھے اور مصنف بھی، مفسر بھی تھے اور محدث بھی، فقیہ نکتہ ور بھی تھے اور ماہر اصول بھی، مجاہد بھی تھے اور مجتہد بھی، مناظر بھی تھے اور جارح بھی، حملہ آور بھی تھے اور مدافع بھی، واعظ شیریں بیاں بھی تھے اور مقرر شعلہ مقال بھی، مفتی بھی تھے اور ناقد بھی، شب زندہ دار بھی تھے اور سالک عبادت گذار بھی، منطقی بھی تھے اور فلسفی بھی، ادیب حسین کلام بھی تھے اور شاعر اعلیٰ مذاق بھی ـــــ جس طرح وہ کشور قلم و لسان کے شہسوار تھے، اسی طرح اقلیمِ سیف و سنان پر بھی ان کا سکہ رواں تھا اور ان سب کو ان کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطاعت گزاری پر فخر تھا۔ علوم ان کے سامنے قطار بنا کر کھڑے رہتے جب کسی موضوع پر گفتگو کرنا مقصود ہوتا تو متعلقہ علم اپنی ہمہ گیریوں کے ساتھ کورنش بجا کر ان کے حضور میں حاضر ہو جاتا اور جب کسی معاملے کو ضبط تحریر میں لانے کا قصد کرتے تو قلم نہایت تیزی کے ساتھ صفحاتِ قرطاس پر حرکت کناں ہو جاتا اور پھر آناً فاناً علوم و فنون کی بارش شروع ہو جاتی اور پوری روانی کے ساتھ مرتب شکل میں الفاظ کاغذ پر بکھیرتے چلے جاتے۔ وہ دجلہ اور فرات کے سنگم میں پیدا ہوئے تھے اور ان دونوں دریاؤں کی روانی اور ان کی موجیں اور اُچھالیں ان کے قلم و زبان میں سمٹ آئی تھیں۔

وہ لوگ جنہوں نے امام صاحب کی تصنیفات و تحریرات سے براہ راست استفادہ نہ کیا ہو یا ان کو استفادہ کا موقع نہ ملا ہو، ان کے سامنے امام صاحب کے مصنفانہ کمالات کی تصویر کشی مشکل ہے۔ ہاں البتہ اگر یہ لوگ چند ثانیوں کے لیے عالم تصور میں جانے کی سعی کریں تو محسوس کریں گے کہ ان کے کلام میں دریا کی روانی، آگ کے شعلے، شیر کی گرج، مجاہد کی یلغار، فن کار کے نغموں کا اثر و سحر، پھولوں کی نزاکت و مہک، شاعر کے احساسات، عارف باللہ کا اخلاص اور محقق کی فیصلہ کن رائے وقار تمکنت کے تمام لوازمات کے ساتھ جمع ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو اوائل شباب ہی میں ذہانت و فطانت اور جامعیت و بصیرت کی متاعِ گراں بہا سے نواز دیا تھا۔ ان کے نامور شاگرد حافظ ابن کثیرؒ اپنے اس استاد عالی قدر کے درس اول کا تذکرہ کرتے ہوئے البدایہ والنہایہ میں رقم طراز ہیں:

وکان درسا هائلا وقد کتبه الشیخ تاج الدین الفزاری بخطه لکثرة فوائده و کثرة ما استحسنه الحاضرون و قد اطنب الحاضرون فی شکره علی حداثة سنه و صغره فانه کان عمره اذ ذاک عشرین سنة و سنتین

یعنی "ابن تیمیہؒ کا پہلا درس، ایک حیرت انگیز درس تھا جس کے کثرتِ فوائد اور لوگوں کی حد درجہ دلچسپی کی بنا پر شیخ تاج الدین فزاری نے قلم بند کیا۔ ابن تیمیہؒ کی کم عمری اور جوانی کے باوصف حاضرین نے اس درس کی بے حد تحسین کی اور دل کھول کر ان کو داد دی اور اس وقت ان کی عمر بائیس برس کی تھی۔

بو قلموں فنون اور نوع بنوع علوم میں ان کی ہمہ گیری و ہمہ دانی کا یہ عالم تھا کہ ان کے اقران و معاصرین بھی اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوئے، حالانکہ معاصرت ایک نہایت خطرناک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زہر کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ زہر جس کے ذہن و قلب میں داخل ہو جائے، اسے احقاقِ حق اور اپنے معاصر کے بارے میں صدقِ مقال سے قطعی محروم کردیتا ہے، لیکن امام ابن تیمیہؒ کے معاصرین نے ان کے علوم و معارف کی وسعتوں کا صاف لفظوں میں اقرار کیا، ان کے معروف حریف علامہ کمال الدین زملکانی تھے۔ وہ امام صاحب سے گوناگوں اختلاف کے باوجود واضح پیرایہ بیان میں ان کی تعریف کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں "الکواکب الدریہ فی مناقب الامام المجتہد شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ" میں ان کے الفاظ لائقِ تذکرہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

قد الان الله له العلوم كما الان لداؤد الحديد۔ كان اذا سئل عن فن من العلم ظن الرائي و السامع انه لا يعرف غير ذلك الفن و حكم ان احدا لا يعرفه مثله، وكان الفقهاء من سائر الطوائف اذا جلسوا معه استفادوا في مذاهبهم منه مالم يكونوا عرفوه قبل ذلك، ولا يعرف انه ناظر أحدا فا نقطع منه، ولا تكلم في علم من العلوم سواء كان من علوم الشرع اوغيرها الا فاق فيه اهله والمنسوبين اليه، وكانت له اليد الطولى في حسن التصنيف۔

یعنی "اللہ تعالیٰ نے ابن تیمیہؒ کے لئے تمام علوم کو اس طرح سہل اور آسان کردیا تھا جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہے کو نرم اور گداز فرمادیا تھا۔ جس علم کے متعلق ان سے سوال کیا جاتا، اس انداز سے جواب دیتے کہ دیکھنے اور سننے والا یہ خیال کرتا کہ اس فن کے سوا یہ اور کچھ نہیں جانتے اور دل میں یہ فیصلہ کرتا کہ کوئی اور شخص ان کی طرح اس فن میں عبور و مہارت نہیں رکھتا۔ جب بھی کسی مذہب وفقہ کے شناور ان کی مجلس میں شریک ہوتے تو کوئی نہ کوئی ایسا نکتہ ان کے احاطہ علم میں ضرور آتا جس کا اس سے پہلے انہیں علم نہ ہوتا تھا۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ انہوں نے کسی سے مجلس بحث و مناظرہ گرم کی ہو اور اس کے سامنے لاجواب ہوگئے ہوں۔ جب بھی انہوں نے علوم شرعیہ یا دیگر علوم کے بارے میں کوئی گفتگو کی تو ہمیشہ ان علوم کے ماہرین اور ان سے انتساب رکھنے والوں سے آگے ہی باتیں کیں۔ تصنیف و تحریر میں انہیں مہارتِ تامہ حاصل تھی"

امام ابن تیمیہؒ فقہ میں حنبلی مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے اور مسائل فقہیہ کی تعبیر و تشریح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے باب میں عام طور پر ان کے سامنے فروعات و اجتہادات کا وہی ذخیرہ ہے، جو حنبلی فقہاء و ائمہ کی سعی و کوشش سے مرتب و مدوّن ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے نقطہ نظر کے مطابق یہی وہ مدرسہ فکر ہے جو براہ راست کتاب و سنت اور تصریحاتِ سلف کو اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہے، لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ احناف و شوافع یا موالک کی فقہی کاوشوں سے نابلد ہیں یا اسے شائستہ التفات ٹھہرانے سے گریزاں ہیں۔ ان کا دامنِ علم و معرفت اس درجے کشادہ اور وسعت پذیر ہے کہ وہ تمام تہذیبی ذخائر اور فقہی خزائن اس کی لپیٹ میں آگئے ہیں جنہیں مختلف مکاتب فکر کے فقہاء نے سینکڑوں برس کی محنت و کاوش سے جمع کیا اور نہایت قرینے اور سلیقے سے متونِ فقہ میں ترتیب دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب وہ کسی فقہی مسئلے پر اظہار رائے کرتے ہیں تو اس جرات و اعتماد کے ساتھ کرتے ہیں جو کہ ایک امام فقہ اور مجتہد عصر کے لئے مخصوص ہے۔

بہت سے فقہی مسائل میں انہوں نے عام فقہاء کی روش سے ہٹ کر تفرد کی راہ اختیار کی اور ان کی تعبیر و ترجمانی میں اپنی بے پناہ علمی و فکری صلاحیتوں کا ثبوت بہم پہنچایا اور حقیقت یہ ہے کہ یہی جادۂ مستقیم تھا، یہی راہِ صواب تھی اور اسی سے ان کی ژرف نگاہی اور ان کے علم و مطالعہ کے پھیلاؤ کا پتہ چلتا ہے۔

القول الجلی میں مرقوم ہے کہ ابو حیان جب پہلی مرتبہ امام صاحب کی خدمت میں گئے تو دوران گفتگو میں ان کی فراوانی معلومات سے ورطۂ حیرت میں ڈوب گئے اور بے اختیار پکار اٹھے:

مارأت عیناي مثل ابن تیمیةؒ

میری آنکھوں نے آج تک امام ابن تیمیہؒ ایسا غیر معمولی انسان نہیں دیکھا۔

پھر اسی صحبت میں فی البدیہہ ان کی شان میں ایک قصیدہ مدحیہ بھی کہہ ڈالا۔ لیکن سلسلۂ کلام آگے بڑھا اور ایک نحوی مسئلے سے متعلق امام فن ابو حیان نے سیبویہ کا حوالے دیا تو امام ابن تیمیہؒ جوش میں آگئے اور کہا کہ قرآن مجید کے فہم و ترجمانی میں سیبویہ نے اسّی (۸۰) مقامات پر ٹھوکر کھائی ہے اور ادب و نحو کے بدیہی تقاضوں سے انحراف کیا ہے۔ ابو حیان نے نحو کے امام کے بارے میں ابن تیمیہؒ کے یہ الفاظ سنے تو وہ ایک دم چکرائے اور ان کی ذہانت و ذکاوت پر حیران ہو کر رہ گئے۔

قرآن مجید وہ افشردہ نور اور سفینہ لاہوت کا آخری راز ہے جو جبرائیل امین کی وساطت سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلبِ رسول میں جاگزیں ہوا۔ امام ابن تیمیہؒ اس سے خاص تعلق خاطر اور انتہائی لگاؤ رکھتے تھے۔ اس کے مطالب و معانی کے عُمق و گہرائی میں غوطہ زن ہونا اور گوہر مقصود کے حصول کے لئے تگ و تاز کرنا امام صاحب کا دل پسند مشغلہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس آخری فرمان کے تمام پہلوؤں کو زاویہ فکر میں لانے اور نطقِ جبریل کے ایک ایک قول کو حیطہ فہم میں لانے کی غرض سے انہوں نے بہت سے تفسیری مواد کو کھنگالا اور اس سے مستفید ہوئے۔ اس ضمن میں "العقود الدریۃ" میں ان کے اپنے الفاظ ملاحظہ کیجئے:

ربما طالعت علی الایۃ الواحدۃ نحو مائۃ تفسیر ثم اسئل اللہ الفھم واقول یامعلّم آدم وابراھیم علّمنی وکنت اذھب الی المساجد المھجورۃ ونحوھا وامرغ وجھی فی التراب، واسئل اللہ تعالی واقول یامعلّم ابراھیم فھّمنی۔

یعنی "بعض اوقات ایک آیت کو سمجھنے کے لیے میں نے سو سو تفسیروں کا مطالعہ کیا۔ مطالعہ سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ مجھے اس آیت کی سمجھ عطا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوتا کہ اے آدم و ابراہیم کے معلم! مجھے علم کی نعمت سے مالا مال فرما۔ میں آبادی کے ہنگاموں سے دور ویرانوں میں نکل جاتا اور غیر آباد مسجدوں میں جا بیٹھتا، اپنی پیشانی خاک پر رگڑتا اور اللہ تعالیٰ سے التجا کرتا کہ ابراہیم کو علم سکھانے والے، مجھے بھی فہم وادراک کی دولت سے نواز!"

امام ابن تیمیہؒ کو ہر گوشۂ علم پر کمان حاصل تھا، وہ ہر فن میں امامت و اجتہاد کے مرتبے پر فائز تھے اور ان کے فضل و کمال کی وسعتیں ہر میدانِ تحقیق کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے تھیں۔ ان کی اس عبقریت و نبوغت اور بے پناہ استحضار کا اظہار شیخ تقی الدین ابن دقیق العید نے ان نپے تلے الفاظ میں کیا ہے:

العلوم کلھا بین عینیہ یأخذ منھا ما یرید ویدع ما یرید

"تمام علومِ متداولہ ان کی نگاہوں کی زد میں ہیں، ان میں سے جس علم کو چاہتے ہیں، لے لیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں چھوڑ دیتے ہیں"

اس امام عالی مقام کو اللہ تعالیٰ نے اس خصوصیتِ کبریٰ سے نوازا تھا کہ وہ زیر بحث مسائل کی تہہ اور گہرائی تک پہنچنے کے عادی تھے اور جس معاملے پر قلم یا زبان کو حرکت دیتے اس میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری طرح ڈوب کر بات کرتے۔

الکواکب الدریہ میں ان کی اس کیفیت کا نقشہ ان پُر عظمت الفاظ میں کھینچا گیا ہے:

کان ابن تیمیۃؒ اذا شرع فی الدرس یفتح اللہ علیہ اسرار العلوم و غوامض و لطائف و دقائق و فنونا و نقولا و استدلالات بایات اللہ و احادیث و استشهادا باشعار العرب وهو مع ذلک یجری کما یجری التیار و یفیض کما یفیض البحر

یعنی "امام ابن تیمیہؒ جب درس و کلام کا آغاز کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے علوم کے اسرار و غوامض کے دروازے کھول دیتے اور لطائف و دقائق علمیہ اور نکاتِ فنون کے کواڑ ایک ایک کر کے ان کے سامنے وا کر دیتے۔ ہر شے ان کی نگاہِ نکتہ بین کا ہدف ہوتی اور وہ نہایت تیزی سے آیات قرآن اور احادیث رسولؐ سے استدلال اور ائمہ فنون اور اشعار عرب سے استشہاد کرتے جاتے۔ اور پھر اس قافلہ شواہد و امثال کے جلو میں یوں چلتے کہ سیلاب اُمڈا آرہا ہے اور دریا موجیں مار رہا ہے"۔

ابن تیمیہؒ جہاں علوم شرعیہ و نقلیہ میں عبور و استحضار اور درکِ کامل رکھتے تھے، وہاں فنون عقلیہ اور فلسفہ و منطق میں بھی وہ مرتبہ کمال پر فائز تھے۔ بلکہ کہنا چاہئے کہ وہ ان فنون کے ائمہ و اساتذہ میں ممتاز درجے کے مالک تھے اور ان کے تمام پہلوؤں کے حل و کشود ے باب میں وہ امامت و اجتہاد کی مسند اعلیٰ پر متمکن تھے وہ اس مشکل ترین موضوع میں کسی کو اپنا حریف اور مدمقابل نہیں سمجھتے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ارسطو کی منطق کی برملا دھجیاں بکھیریں اور اس کی حکمت و دانش کے قصر رفیع کو دلائل قطعیہ کے زور سے زمین بوس کیا اور اس پر ایسے انداز سے کڑی اور چبھتی ہوئی تنقید کی جو کثرتِ معلومات کی روشنی میں وہی کر سکتے تھے، دوسرا کوئی نہیں۔

لیکن یہ یاد رہے کہ انہوں نے ارسطو یا دیگر فلاسفہ و اہل منطق کو جس مسئلے میں ہدفِ تنقید اور نشانۂ اعتراض ٹھہرایا ہے وہ مسئلہ الٰہیات ہے۔ منطق و حکمت کے باقی مسائل میں وہ اصحابِ حکمت و دانش کی تعبیر و تشریح کو قرین صحت قرار دیتے تھے۔ چنانچہ ایک جگہ لکھتے ہیں:

نعم لهم فی الطبعیات کلام، غالبه جید وهو کلام کثیر و اسع ولهم عقول عرفوا بها ذلک وهم قد یقصدون الحق لا یظهر علیهم العناد

یعنی "فلاسفہ نے طبعیات سے متعلق جو بحث کی ہے، اس کا زیادہ حصہ بہت عمدہ ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بڑی وسعت و تفصیل پر محیط ہے۔ ان مباحث کو احاطہ فہم اور دائرہ علم میں لانے کے بارے میں یہ لوگ زرخیز ذہن و دماغ کے مالک ہیں۔ بہت سے امور میں وہ حقیقت و صداقت کے متلاشی ہیں اور ضد و عناد سے انہیں کوئی سروکار نہیں"۔

سورہ اخلاص کی تفسیر میں بھی طبعیات سے متعلق وہ فلاسفہ و حکمائے یونان کی معرکہ آرائیوں کا ذکر کرتے ہیں اور اس ضمن میں ان کی جودتِ طبع اور رسائی فہم کو واضح الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

لکن لهم معرفة جيدة بالامور الطبعية وهذا البحر علمهم و له تفرقوا و فيه ضيعوا زمانهم

یعنی "امور طبعیہ میں انہیں خوب دسترس حاصل ہے۔ کیوں نہ ہو، یہی ان کا میدانِ فکر اور موضوع خاص ہے اور اسی پر بحث و غور میں انہوں نے عمریں کھپائی ہیں"۔

طبعیات کے متعلق فلاسفہ نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں اور اس کے برعکس الہیات کے سلسلے میں جو ٹھوکریں کھائی ہیں، ان کو امام ابن تیمیہؒ نے اپنی متعدد تصانیف میں بیان کیا ہے۔ ایک جگہ ان مسائل کے بارے میں ان کے دائرہ فکر کے درمیان خطِ امتیاز کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں:

المتفلسفة فى الطبعيات خوض و تفصيل تميّزوا به بخلاف الالهيات فانهم من اجهل الناس بها وابعدهم من معرفة الحق فيها وكلام ارسطو معلمهم فيها قليل كثير الخطاء

"مسائل فلسفہ کو حرز جان بنانے والے لوگ امور طبعیہ میں تو خوب غور و خوض کرتے ہیں اور اس موضوع کی تفصیلات معرض بیان میں لانے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں اور بلا شبہ اس میں وہ ممتاز درجہ کے حامل ہیں، لیکن اس کے برخلاف الہیات کے بارے میں جاہل مطلق اور جادۂ حق سے ہٹے ہوئے ہیں۔ اس ضمن میں ان کے معلم ارسطو سے جو کچھ منقول ہے وہ اگرچہ بہت تھوڑا ہے، تاہم اغلاط اور خطا سے پُر ہے"۔

امام ابن تیمیہؒ کا کہنا ہے کہ خود فلسفہ یونان کے اساطین و ماہرین اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ علوم الہیہ کے بارے میں ان کا دائرہ علم بہت محدود اور سمٹا ہوا ہے، ان مسائل کے متعلق وہ جو کچھ کہتے ہیں، اصل حقیقت اس سے لازماً متصادم ہوگی، اس کی تہہ تک پہنچنے کے تقاضے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے نقطہ فکر سے بہت حد تک مختلف ہوں گے اور یقین کی حدوں تک رسائی کے ذرائع ان امور کے طالب ہوں گے، جو ہماری نظروں کے دوائر سے اوجھل ہیں۔

یہ موضوع جہاں بے حد دلچسپ اور لائق اعتناء ہے، وہاں اس کی تفصیلات انتہائی دقیق فنی نوعیت کے مباحث کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں۔ مطلب و مقصد یہ ہے کہ امام ابن تیمیہؒ حکمت و دانش اور فلسفہ و منطق پر مُعترض نہیں۔ وہ بطور علم اس کے حصول کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ اگر اس علم کو حاصل کرنا غلط یا خلافِ شرع ہوتا تو وہ خود اسے کیوں حاصل کرتے؟ اس میں ان کے نزدیک جو باتیں جادۂ صواب سے ہٹا کر راہِ خطا پر لے جانے کا باعث بنتی ہیں، وہ غلط ہیں اور ان سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ فلسفہ و حکمت کا وہ حصہ جو الٰہیات کے واضح اور دو ٹوک مسئلے پر تشکیک وارتیاب کے دروازے کھولتا اور انسان کو الحاد و زندقہ کی وادی میں دھکیلتا ہے، اسے کوئی صحیح العقیدہ شخص ایک لمحے کے لئے بھی ماننے کو تیار نہیں ہو سکتا۔ ہمارے لئے قابل عمل اور شائستہ التفات کتاب و سنت اور مسلک اسلاف ہے۔ فلسفہ و حکمت کا جو حصہ اس سے متصادم ہوگا، وہ ہرگز تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ اس ضمن میں ہم ابن تیمیہؒ سے ہم آہنگ ہو کر مولانا ظفر علی خان کے الفاظ میں کہیں گے کہ ؏

ارسطو کی حکمت ہے یثرب کی لونڈی
فلاطون ہے طفل دبستانِ احمد

ابن تیمیہؒ نے شیخ محی الدین ابن عربی کے افکار و تصورات اور ان کے نظریہ وحدت الوجود کو بھی موضوعِ بحث ٹھہرایا، لیکن وہ ابن عربی اور اس دور کے وحدت الوجود کے دیگر مدعیوں کو دو الگ الگ خانوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ جلاء العینین میں ابن عربی کے بارے میں ان کے ایک خط کے یہ الفاظ لائق ملاحظہ ہیں۔

لکن ابن عربی اقربھم الی الاسلام و احسن کلاما فی مواضع کثیرۃ فانہ یفرق بین المظاھر و الظاھر، فیقر الامر و النھی والشرائع علی ماھی علیہ۔ ویامر بالسلوک بکثیر مما امر بہ المشائخ من الاخلاق و العبادات ولھذا کثیر من العباد یأخذون من کلامہ سلوکھم..... الخ

یعنی "ابن عربی دوسرے مدعیانِ وحدتُ الوجود میں سے اسلام سے قریب تر ہیں اور ان کا کلام بہت سے مقامات سے متعلق بہت بہتر ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مظاہر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ظاہر کے درمیان فرق کے قائل ہیں۔ امر و نہی اور احکام و شرائع کو اپنی جگہ رکھتے ہیں۔ مشائخ نے جن اخلاق و عبادات پر عمل کی تاکید فرمائی ہے، ان کو اختیارات کرنے کی تلقین و تاکید کرتے ہیں۔ لہٰذا بہت سے عبادت گزار لوگ ان کے کلام سے اخذ سلوک کرتے اور اس سے روحانی نفع حاصل کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ ان کے حقائق و معارف کو اچھی طرح نہیں سمجھتے۔ ان میں جو لوگ حقائق کا ادراک کر لیتے ہیں اور پھر ان کی موافقت کرتے ہیں، ان پر ان کے کلام کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے"۔

جلاء العینین کے اسی مقام پر ابن عربی کے بعض اقوال نقل کر کے لکھتے ہیں:

وهذه المعانی کلها هی قول صاحب الفصوص، والله تعالی اعلم بمامات الرجل علیه، والله یغفر لجمیع المسلمین والمسلمات والمؤمنین و المؤمنات الاحیاء منهم والا موات۔ ﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴾

"یہ سب صاحب فصوص الحکم کے اقوال ہیں، اللہ تعالیٰ کو ہی علم ہے کہ ان کا خاتمہ کس چیز پر ہوا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں، زندہ اور مردوں کی مغفرت فرمائے۔ اے ہمارے پروردگار! ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت فرما دے جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ ان دنیا سے چلے گئے، اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے متعلق کھوٹ نہ رکھ، اے ہمارے پروردگار! تو بڑا ہی شفقت والا مہربان ہے"۔

ہندوستان میں بھی امام ابن تیمیہؒ کے ساغر عرفان کے چھینٹے پڑے اور انہوں نے مئے توحید کے جو خم لنڈھائے تھے، کفرستانِ ہند کے باشندے ان سے جی بھر کر سیراب ہوئے اور اس کی سرشاری و سرمستی سے ان کے ظاہر و باطن کی دنیا بدلی۔ شاہِ ہند علاء الدین خلجی کے عہد میں امام کے ایک قابل فخر شاگرد عبدالعزیز اردبیلی یہاں آئے، جن کی صحبتوں سے خود بادشاہ بھی متاثر ہوا اور اس کے امرائے دربار کے دیگر بہت سے لوگوں کی ذہنی کایا پلٹ ہوئی۔

محمد تغلق بادشاہ کے دور میں بھی امام کے بعض فیض یافتہ علماء و مشائخ نے قصد ہند کیا اور خود بادشاہ کے سامنے تبلیغ دین اور ترویج احکامِ اسلامی کا فریضہ سرانجام دیا جس کے انتہائی خوشگوار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نتائج مرتب ہوئے۔

"برصغیر میں امام ابن تیمیہؒ کی تحریک کے اثرات"

ایک مستقل موضوع ہے اور اہل علم کی توجہ کا متقاضی ہے۔

دیارِ ہند میں امام ابن تیمیہؒ اور امام ابن قیمؒ کی قلمی کتابیں بقول مولانا محمد اسحاق بھٹی (مدیر "معارف" ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور) سب سے پہلے یہاں ایک اہل حدیث بزرگ حضرت عبداللہ غزنویؒ کی تحریک پر آئیں۔ وہ کتابیں ان کے صاحب زادگانِ گرامی قدر مولانا محمد، مولانا عبدالجبار، مولانا عبدالغفور غزنوی وغیرہ نے شائع کیں۔ امام ابن تیمیہؒ کی ان کتابوں کی تعداد جو حضرات غزنویہ کی سعی و کوشش سے امرتسر، لاہور اور دہلی میں زیور طبع سے آراستہ ہوئیں، دس تک پہنچتی ہے۔ امام ابن قیمؒ کی کتابیں اس کے علاوہ ہیں۔

برصغیر میں سے سب پہلے امام ابن تیمیہؒ کی شخصیت اور ان کی تصنیفات سے متعلق نواب محمد صدیق حسن خاں نے اظہار خیال کیا۔ اس کے بعد لکھنؤ کے ایک مجلے "الندوۃ" میں مولانا شبلی نعمانی نے مفصل مضمون لکھا۔ پھر مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنے علمی شاہکار "تذکرہ" میں امام صاحب کی مساعی کا اپنے انداز خاص میں ذکر کیا۔

۱۹۲۵ء میں امام صاحب کے حالات میں اردو میں اولین کتاب "سیرت ابن تیمیہؒ" مولانا غلام رسول مہر نے لکھی۔ اس چھوٹی سے کتاب کی شکل و صورت بڑی سادہ سی تھی اور اس پر مصنف کا نام چوہدری غلام رسول مہر ایڈیٹر "زمیندار" لاہور لکھا تھا۔ اب یہ کتاب نایاب اور Out Of Print ہے۔

امام ابن تیمیہؒ کی کتابوں کے اردو تراجم کا سلسلہ لاہور کے محلہ فاروق گنج میں رہنے والے ایک صوفی مزاج اور درویش بزرگ عبدالعزیز آفندی نے شروع کیا تھا۔ یہ مولانا ابوالکلام کے بڑے عقیدت مندوں میں سے تھے، اسی لیے انہوں نے اپنے ادارے کا نام مولانا کے "الہلال" کی وجہ سے "الہلال بک ایجنسی" رکھا تھا۔ کئی سال مرض فالج میں مبتلا رہے اور پھر اللہ کو پیارے ہوگئے۔ مرحوم نہایت متدین اور بلند اخلاق تھے۔

مکتبہ سلفیہ لاہور نے یہ گراں قدر خدمت انجام دی کہ مصر کے ممتاز محقق و مؤرخ ابوزہرۃ کی ضخیم عربی کتاب "امام ابن تیمیہؒ" کا سید رئیس احمد جعفری مرحوم سے ترجمہ کرایا اور شیخ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی نے ہراز معلومات حواشی کے ساتھ اسے شائع کیا۔

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے اپنے سلسلے "دعوت وعزیمت" کا ایک حصہ امام ابن تیمیہؒ اور ان کی علمی و فکری مساعی کے لئے وقف کیا۔ بلاشبہ ان کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے اور اپنے نہج خاص کی یہ بہترین کتاب ہے۔

عقلیاتِ ابن تیمیہؒ کے نام سے مولانا محمد حنیف ندوی مرحوم نے پانچ سو سے زائد صفحات پر محیط کتاب تصنیف کی۔ اس میں امام صاحب کے فلسفہ و دانش اور منطق و حکمت پر بحث کی گئی ہے۔ مولانا کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے فلسفے کے دقیق اور پُر پیچ مسائل کو ادب کے سانچے میں ڈھال دیا ہے۔ یہ کتاب ادارہ ثقافت اسلامیہ کی طرف سے طبع ہوئی۔

مولانا سید ابوالحسن ندوی نے ابن تیمیہؒ کے آثار قلم کی تعداد پانچ سو بتائی ہے۔ لیکن ایک اور محقق نے تین سو اور دوسرے نے ان کی تعداد ایک ہزار تک بیان کی ہے۔ بہت عرصہ پیشتر سیرتِ ابن تیمیہؒ کے نام سے ہندوستان کے ایک صاحب قلم پروفیسر محمد یوسف کوکن نے ایک کتاب سپرد قلم کی جو بلاشبہ لائق استفادہ ہے۔

مولانا محمد اسحاق بھٹی کے الفاظ میں مولانا ابوالکلام آزاد اور امام ابن تیمیہؒ دونوں کے قلم میں بڑا زور ہے، دونوں میں تیزی اور شدت ہے اور یہ ان دونوں کی مجبوری تھی کہ ان کے ادوار کے حالات ایسا تقاضا کرتے تھے اور اسی کے پیش نظر کہنا چاہئے کہ اگر امام ابن تیمیہؒ اردو میں لکھتے تو ابوالکلام آزاد کا لب و لہجہ اختیار کرتے اور اگر ابوالکلام عربی کو اظہار افکار کا ذریعہ قرار دیتے تو ابن تیمیہؒ سے قلم مستعار لیتے۔ OO

ضروری وضاحت: زیر نظر شمارہ جلد ۲۶ کا عدد ۷، ۸ ہے لہٰذا ذوالقعدہ و ذوالحجہ ۱۴۱۵ھ بمطابق اپریل، مئی ۱۹۹۵ پر مشتمل ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ